ختم نبوت

کورس

سبق نمبر: 7

قرآن مجید کی دو آیات پر اجرائے نبوت کے موضوع پر قادیانی شبہات اور ان کے علمی تحقیقی جوابات

مرتب

مولانا سعد کامران

سبق نمبر 7

قرآن مجید کی دو آیات پر اجرائے نبوت کے موضوع پر قادیانی شبہات اور ان کے علمی تحقیقی جوابات

”پہلی آیت“

قادیانی قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیت سے باطل استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ نبوت ہمارے آقا ﷺ پر ختم نہیں ہوئی ہے بلکہ جاری ہے اور قیامت تک نئے نبی آسکتے ہیں۔

آیئے پہلے آیت اور اس کا ترجمہ دیکھتے ہیں اور پھر قادیانیوں کے باطل استدلال کا علمی رد کرتے ہیں۔

آیت:

"يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَمَنِ اتَّقٰى وَ اَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ."

ترجمہ: ”اے آدمؑ کے بیٹے اور بیٹیو! اگر تمھارے پاس تم میں سے ہی کچھ پیغمبر آئیں جو تمہیں میری آیات پڑھ کر سنائیں، تو جو لوگ تقویٰ اختیار کرلیں گے اور اپنی اصلاح کرلیں گے، ان پر نہ کوئی خوف طاری ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔“

(سورۃ الاعراف آیت نمبر 35)

”قادیانیوں کا باطل استدلال“

قادیانی اس آیت سے باطل استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس آیت میں تمام بنی آدم کو

مضارع کے صیغے کے ساتھ خطاب کیا گیا ہے۔اس لئے اس آیت کا مفہوم یہ بنتا ہے کہ قیامت تک بنی آدم میں سے رسول آتے رہیں گے۔

"قادیانیوں کے باطل استدلال کا جواب"

قادیانیوں کے اس باطل استدلال کے بہت سے جوابات ہیں۔ملاحظہ فرمائیں۔

جواب نمبر1:

قرآن مجید کے اسلوب سے یہ بات ثابت ہے کہ پورے قرآن میں جہاں بھی امت محمدیہ ؑ کو اللہ تعالیٰ نے خطاب کیا ہے تو وہاں دو طریقوں سے خطاب کیا ہے۔

1. امت محمدیہ ؑ کو اجابت کے لئے "یا أیھا الذین آمنوا" کے الفاظ سے خطاب کیا گیا ہے۔
2. امت محمدیہ ؑ کو دعوت کے لئے "یا أیھا الناس" کے الفاظ سے خطاب کیا گیا ہے۔

پورے قرآن میں امت محمدیہ ؑ کو "یٰبنی آدم" کے الفاظ سے خطاب نہیں کیا گیا۔پس ثابت ہوا کہ اس آیت میں امت محمدیہ ؑ کو خطاب نہیں کیا گیا۔بلکہ امت محمدیہ سے پہلے تمام اولاد آدم کو جو خطاب کیا گیا تھا اس آیت میں اس کا ذکر ہے۔

ایک ضروری وضاحت:

یٰبنی آدم کے الفاظ سے جہاں بھی اولاد آدم ؑ کو خطاب کیا گیا ہے وہاں اگر کوئی احکام نازل کئے جانے کا ذکر ہو تو اگر وہ احکام امت محمدیہ ؑ میں منسوخ نہ کئے گئے ہوں یا کوئی ایسا حکم ہو جو شریعت محمدیہ ؑ کو اس حکم کے پورا کرنے سے مانع نہ ہو تو امت محمدیہ ؑ بھی اس حکم میں شامل ہوتی ہے۔جبکہ اس آیت میں جس بات کو ذکر کیا گیا ہے وہ سابقہ امتوں کے لئے اس لئے ہے کیونکہ قرآن و سنت کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی قرار دیا گیا ہے۔اور آخری نبی کے آنے کے بعد نبوت جاری نہیں رہتی۔

قادیانی " یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ " کے لفظ پر اعتراض کرتے ہوئے ایک اور آیت بھی پیش کرتے ہیں "یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ خُذُوۡا زِیۡنَتَکُمۡ عِنۡدَ کُلِّ مَسۡجِدٍ "کہ اس آیت میں " یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ " کے لفظ سے خطاب کیا گیا ہے اور اس میں مسجد کا ذکر ہے اور مسجدیں امت محمدیہؐ کے ساتھ خاص ہیں۔حالانکہ قادیانیوں کو یہ پتا نہیں کہ مسجد کا ذکر پہلی امتوں کے لئے بھی قرآن میں کیا گیا ہے۔جیسا کہ اس آیت میں ذکر ہے۔

"قَالَ الَّذِیۡنَ غَلَبُوۡا عَلٰۤی اَمۡرِہِمۡ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَیۡہِمۡ مَّسۡجِدًا".

ترجمہ:"انہوں نے کہا کہ:ہم تو ان کے اوپر ایک مسجد ضرور بنائیں گے۔"

(سورۃ الکھف آیت نمبر21)

جواب نمبر2:

اولاد بنی آدم میں ہندو، سکھ، عیسائی اور یہودی تمام شامل ہیں۔کیا ہندوں،سکھوں، عیسائیوں اور یہودیوں میں سے بھی رسول آسکتا ہے؟؟؟

اگر ان میں سے رسول نہیں آسکتا تو ان کو اس آیت کے عموم سے کس دلیل کے ساتھ قادیانی خارج کرتے ہیں؟؟؟

اس کے علاوہ اولاد بنی آدم میں عورتیں اور ہیجڑے بھی شامل ہیں۔کیا عورتوں اور ہیجڑوں میں سے بھی رسول آسکتا ہے؟؟؟؟؟

اگر قادیانی اس کے جواب میں کہیں کہ عورتیں پہلے نبی نہیں بنی تو اب بھی نہیں بن سکتیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ جس طرح کوئی عورت نبی نہیں بنی اسی طرح پہلے کسی نبی کی اطاعت کرنے سے کوئی مرد بھی نبی نہیں بنا۔

اگر نبوت جاری ہے اور اطاعت سے کوئی انسان نبی بن سکتا ہے تو اطاعت سے عورت بھی نبی

بن سکتی ہے۔

پس ثابت ہوا کہ اس آیت کی رو سے جس طرح عورت نبی نہیں بن سکتی اسی طرح کوئی مرد بھی نبی نہیں بن سکتا۔

جواب نمبر3:

اگر اس آیت "یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ اِمَّا یَاۡتِیَنَّکُمۡ رُسُلٌ مِّنۡکُمۡ" سے رسولوں کے آنے کا وعدہ ہے تو اس آیت "اما یاتینکم منی ھدی" سے صاحب شریعت رسولوں کے آنے کا وعدہ بھی ہے۔کیونکہ اس آیت میں وہی یاتینکم ہے جو "یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ اِمَّا یَاۡتِیَنَّکُمۡ رُسُلٌ مِّنۡکُمۡ" والی آیت میں ہے۔لیکن قادیانی صاحب شریعت رسولوں کے آنے کے منکر ہیں پس جس طرح آیت "یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ اِمَّا یَاۡتِیَنَّکُمۡ رُسُلٌ مِّنۡکُمۡ" سے آپ قادیانی صاحب شریعت رسولوں کے آنے کے منکر ہیں اسی طرح اس آیت سے غیر تشریعی رسول بھی نہیں آسکتے۔

جواب نمبر4:

اس آیت "یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ اِمَّا یَاۡتِیَنَّکُمۡ رُسُلٌ مِّنۡکُمۡ" میں لفظ "اما" ہے۔اور "اما" حرف شرط ہے۔

جس کا تحقق ضروری نہیں جس طرح مضارع کے لئے استمرار ضروری نہیں۔جیسا کہ اس آیت سے وضاحت ہوتی ہے۔

"اِمَّا تَرَیِنَّ مِنَ الۡبَشَرِ اَحَدًا"۔۔۔۔۔۔(سورہ مریم آیت 26)

ترجمہ: "اگر لوگوں میں سے کسی کو آتا دیکھو۔"

اس آیت کا اگر قادیانی اصول کے مطابق ترجمہ کریں تو یوں بنے گا کہ مریمؑ قیامت تک آدمی کو

دیکھتی رہیں گی۔حالانکہ یہ ترجمہ قادیانی نہیں مانتے۔پس جس طرح اس آیت کی رو سے مریمؑ قیامت تک کسی آدمی کو نہیں دیکھ سکتیں۔اسی طرح اس آیت "یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ اِمَّا یَاۡتِیَنَّکُمۡ رُسُلٌ مِّنۡکُمۡ" سے بھی حضور ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آسکتا۔

جواب نمبر5:

اس آیت کا شان نزول قادیانیوں کے تسلیم کردہ مجدد امام سیوطیؒ نے یوں بیان کیا ہے۔

"ابی یسار سلمی سے روایت ہے کہ اللہ رب العزت نے سیدنا آدمؑ اور ان کی اولاد کو (اپنی قدرت و رحمت کی) مٹھی میں لیا اور فرمایا "یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ اِمَّا یَاۡتِیَنَّکُمۡ رُسُلٌ مِّنۡکُمۡ۔۔۔" پھر رسولوں پر نظر رحمت ڈالی تو فرمایا یا أیھا الرسل۔۔۔۔۔ پس ثابت ہوا کہ قادیانیوں کے تسلیم کردہ مجدد کے نزدیک یہ آیت عالم ارواح کے واقعہ کی حکایت ہے۔اس لئے اس آیت سے نبوت کا جاری رہنا کسی صورت بھی ثابت نہیں ہوتا۔

جواب نمبر6:

جس رکوع میں یہ آیت ذکر ہے اس میں اس آیت سے پہلے 3 دفعہ آدمؑ اور ان کی اولاد کو یبنی آدم کے الفاظ سے اللہ تعالیٰ نے خطاب کیا ہے۔اس لئے اگر سیاق و سباق کو بھی دیکھا جائے تو بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس آیت میں اولین اولاد آدمؑ کے خطاب کو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔

جواب نمبر7:

بالفرض محال اگر تسلیم کر بھی لیا جائے کہ اس آیت کی رو سے حضور ﷺ کے بعد انسانوں میں سے رسول آسکتے ہیں تو مرزا صاحب پھر بھی رسول ثابت نہیں ہوتے۔ کیونکہ مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ میں تو انسان ہی نہیں۔

کرم خاکی ہوں پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 97 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 127)

خلاصہ کلام:

تمام گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ اس آیت سے بلکہ قرآن مجید کی کسی آیت سے بھی نبوت کا جاری ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ اس آیت میں اولین اولاد آدمؑ سے اللہ تعالیٰ کے خطاب کو بیان کیا گیا ہے۔

”دوسری آیت“

قادیانی قرآن مجید کی درج ذیل آیت سے باطل استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی نبوت جاری ہے اور قیامت تک نئے نبی اور رسول آسکتے ہیں۔

آیئے پہلے آیت اور اس کا ترجمہ دیکھتے ہیں۔ پھر قادیانیوں کے باطل استدلال کا علمی رد کرتے ہیں۔

آیت:

"وَ مَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ الرَّسُوۡلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمۡ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیۡقِیۡنَ وَ الشُّہَدَآءِ وَ الصّٰلِحِیۡنَ ۚ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیۡقًا".

ترجمہ: ”اور جو لوگ اللہ اور رسول کی اطاعت کریں گے تو وہ ان کے ساتھ ہوں گے۔ جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے، یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین۔ اور وہ کتنے اچھے ساتھی ہیں۔“

(سورۃ النساء آیت نمبر 69)

”قادیانیوں کا باطل استدلال“

قادیانی اس آیت سے باطل استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول کی

اطاعت کرنے سے کوئی بھی انسان نبی، صدیق، شہید اور صالح بن سکتا ہے۔ یعنی یہ چار درجے ایسے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے سے مل سکتے ہیں۔

قادیانیوں کے اس آیت سے کئے گئے باطل استدلال کے بہت سے جوابات ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

جواب نمبر1:

مرزا صاحب کے بیٹے اور دوسرے قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود نے اس آیت کا ترجمہ یہ کیا ہے:

"وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِيْنَ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا"

(سورۃ النساء آیت نمبر69)

"اور جو (لوگ بھی) اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں گے وہ ان لوگوں میں شامل ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین (میں) اور یہ لوگ (بہت ہی) اچھے رفیق ہیں۔"

(تفسیر صغیر در سورۃ النساء آیت نمبر69)

اس ترجمے سے پتا چلتا ہے کہ اس آیت میں یہ قطعا بھی ذکر نہیں کہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرنے سے نبوت ملتی ہے۔ بلکہ اس آیت میں یہ ذکر ہے کہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرنے والا قیامت کے دن نبیوں، صدیقوں، شہداء اور صالحین کے ساتھ ہوگا۔

جواب نمبر2:

کوئی بھی ذی شعور اور صاحب عقل آدمی اس آیت کا صرف ترجمہ پڑھ لے تو اسے خود پتہ چل جائے گا کہ اس آیت سے نبوت کے جاری ہونے کا قطعا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ بلکہ یہ آیت اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے والوں کو یہ خوشخبری سنا رہی ہے کہ آپ قیامت کے بعد نبیوں،

صدیقوں، شہدا اور صالحین کے ساتھ ہوں گے۔ جیسا کہ اس آیت کے آخری الفاظ سے واضح ہوتا ہے کہ وہ یعنی نبی، صدیقین، شہدا اور صالحین بہترین ساتھی ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ یہ آیت قیامت کی معیت کے بارے میں ہے۔

جواب نمبر3:

اس آیت کا شان نزول قادیانیوں کے تسلیم کردہ 10 صدی کے مجدد امام جلال الدین سیوطیؒ یوں لکھتے ہیں۔ پڑھیئے اور سر دھنیئے۔

بعض صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ جنت کے بلند و بالا مقامات پر ہوں گے اور ہم جنت کے نچلے درجات میں ہوں گے تو آپ ﷺ کی زیارت کیسے ہوگی؟؟؟

تو یہ آیت نازل ہوئی۔

مَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ الرَّسُوۡلَ۔۔۔۔۔۔۔(تفسیر جلالین صفحہ 80)

یہاں رفاقت سے مراد جنت کی رفاقت ہے کہ انبیاء کرامؑ اگرچہ جنت کے بالاخانوں میں ہوں گے لیکن پھر بھی صحابہ کرامؓ اور دوسرے نیک لوگ انبیاء کرامؑ کی زیارت سے فیض یاب ہوں گے۔

اس کے علاوہ مرزا صاحب سے پہلے تقریبا تمام تفاسیر میں اس آیت کا یہی شان نزول لکھا ہے۔ لیجیئے میرے آقا ﷺ کی بیان کردہ تفسیر نے بھی بتا دیا کہ اس آیت میں معیت سے مراد جنت کی رفاقت ہے۔

جواب نمبر4:

اماں عائشہؓ فرماتی ہیں:

"میں نے آپ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ ہر نبی کو مرض وفات میں اختیار دیا جاتا ہے کہ وہ دنیا میں رہنا چاہتا ہے یا عالم آخرت میں۔ جس مرض میں آپ ﷺ کی وفات ہوئی

اس مرض میں آپ ﷺ فرماتے تھے۔

"مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ"۔

ترجمہ: ”یعنی ان نبیوں کے ساتھ جن پر تو نے انعام فرمایا۔“

”اماں جانؓ فرماتی ہیں کہ اس سے میں سمجھ گئی کہ آپ ﷺ کو دنیا اور آخرت میں سے ایک کا اختیار دیا جا رہا ہے“۔

(مشکوۃ حدیث نمبر 5960 باب ہجرۃ الرسول الی المدینہ ووفاتہ)

اس روایت سے بھی ثابت ہو گیا کہ معیت سے مراد جنت کی رفاقت ہے۔

جواب نمبر 5:

دو روایات اور ملاحظہ فرمائیں جن میں بھی معیت کا ذکر ہے لیکن اس معیت سے مراد جنت کی رفاقت ہے۔

حدیث نمبر 1:

"عَنْ مُعَاذٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ : قَالَ مَنْ قَرَءَ اَلْفَ آيَةٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى كُتِبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَ حَسُنَ اُولٰئِكَ رَفِيْقًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى"۔

حضرت معاذ بن انس جہنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جو شخص ایک ہزار آیات روزانہ اللہ کی رضا کے لئے تلاوت کرے، وہ قیامت کے دن نبیوں، صدیقوں، شہداء اور صالحین کے ساتھ ہو گا اور ان شاء اللہ ان کی رفاقت خوب رہے گی۔“

(مسند احمد حدیث نمبر 15696، مسند المکیین، حدیث معاذ بن انس الجہنیؓ)

حدیث نمبر2:

عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِیْنُ مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ"۔

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

" سچا امانت دار تاجر (قیامت کے دن) انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔"

(ترمذی حدیث نمبر1209، باب ماجاء فی التجار وتسمیۃ النبی ایاھم)

اب قادیانی یہ بتائیں کہ کیا کوئی سچا تاجر یا1000 آیات روزانہ پڑھنے والا نبی بن سکتا ہے؟؟

یقینا قادیانی یہی کہیں گے کہ سچا تاجر اور 1000 آیات روزانہ پڑھنے والا قیامت کے دن نبیوں، صدیقوں، شہداء اور صالحین کے ساتھ ہوگا۔

جس طرح سچا تاجر اور 1000 آیات روزانہ پڑھنے والا نبی نہیں بن سکتا بلکہ قیامت کے دن نبیوں، صدیقوں، شہداء اور صالحین کے ساتھ ہوگا۔ اسی طرح اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے والا بھی نبی یا رسول نہیں بن سکتا بلکہ قیامت کے دن وہ نبیوں، صدیقوں، شہداء اور صالحین کے ساتھ ہوگا۔

جواب نمبر6:

مندرجہ بالا آیت میں قیامت کے دن معیت کا ذکر ہے۔ جن آیات میں دنیا میں درجات ملنے کا ذکر ہے ان میں سے کسی ایک آیت میں بھی نبوت ملنے کا ذکر نہیں ہے۔ مثلا سورۃ العنکبوت میں اللہ فرماتے ہیں۔

"وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّھُمْ فِی الصّٰلِحِیْنَ"

ترجمہ:"وہ لوگ جو ایمان لائے اور اچھے اعمال کیے وہ نیک لوگوں میں داخل ہوں گے۔"

(سورۃ العنکبوت آیت نمبر9)

اس کے علاوہ ایک اور جگہ پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

" وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰہِ وَ رُسُلِہٖۤ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الصِّدِّیۡقُوۡنَ " .

ترجمہ:" جو لوگ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں وہ اللہ کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں۔"

(سورۃ الحدید آیت نمبر19)

ان آیات میں جو لوگ مخاطب ہیں اور ان کو جو درجات ملنے کا ذکر ہے ان میں نبوت ملنے کا دور دور تک بھی ذکر نہیں ہے۔ اور صحابہ کرامؓ سے زیادہ کامل ایمان والا امت میں کون ہو سکتا ہے؟؟

اگر صحابہ کرامؓ جیسے کامل ایمان والے لوگوں کو نبوت نہیں مل سکتی تو پھر امت میں کسی کو کیسے نبوت مل سکتی ہے جبکہ اللہ نے نبوت کا دروازہ بھی بند کر دیا ہوا ہے۔

خلاصہ:

پس ثابت ہوا کہ قادیانیوں کا مندرجہ بالا آیت پر استدلال باطل ہے کیونکہ اس آیت میں قیامت کے بعد نیک لوگوں کو جو معیت ملے گی اس کا ذکر ہے۔ کہ نیک لوگ انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ ہوں گے۔